بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16/ جنوری 2026ء (۱۶/ صلح ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے گذشتہ ایک خطبے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے، آپؐ کی محبّتِ الٰہی کے پہلو کا ذکر کیا تھا، اِس بارے میں ہی آج مزید کچھ بیان کروں گا۔

جوانی اور دعویٔ نبوت سے پہلے بھی آپؐ میں محبّتِ الٰہی کا جوش ایسا تھا کہ آپؐ اِس سے بے تاب ہو کر غار میں جا کر محبوبِ الٰہی سے راز و نیاز میں مصروف ہو جاتے تھے۔ اِسی محبّت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں کہ... اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے، تو پھر دنیا اور اہلِ دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرتؐ کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں آپؐ اِس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپؐ اِس تنہائی میں ہی پوری لذّت اور ذوق پاتے تھے۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام اور راحت کا سامان نہ تھا، جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو، آپؐ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسے بہادر اور شجاع تھے، جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو، تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے۔ اِس لیے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا، اہلِ دنیا بزدل ہوتے ہیں، اِن میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے غارِ حرا میں عبادتِ الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ ایک حدیث بڑی تفصیل سے بیان فرمائی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیض کو سعی اور مجاہدہ سے منحصر فرماتا ہے۔ نیز اِس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل ہمارے واسطے ایک اُسوہ اور عمدہ نمونہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی میں غور کر کے دیکھو! بھلا اُنہوں نے محض معمولی نمازوں سے ہی وہ مدارج حاصل کر لیے تھے، نہیں، بلکہ اُنہوں نے تو خدا کی رضا کے حصول کے لیے اپنی جانوں تک کی پرواہ نہیں کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح خدا کی راہ میں قربان ہوگئے، تب جا کر کہیں اُن کو یہ رُتبہ حاصل ہوا تھا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں کہ وہ یہی چاہتے ہیں کہ ایک پُھونک مار کر اِن کو درجات دلا دیے جائیں اور عرش تک اُن کی رسائی ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے رسولِ اکرمؐ سے بڑھ کر کون ہو گا؟ وہ افضل البشر، افضل الرسل والانبیاء تھے، جب اُنہوں نے ہی پُھونک سے وہ کام نہیں کیے، تو اور کون ہے، جو ایسا کر سکے؟ دیکھو! آپؐ نے غارِ حرا میں کیسے کیسے ریاضات کیے، خدا جانے کتنی مدّت تک تضرّعات اور گریہٴ وزاری کیا کیے، تزکیہ کیلئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا کیے، تب جا کر کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے فیضان نازل ہوا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں آپؐ کی نمازوں کی یہ کیفیت تھی کہ مُطرّف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا کہ مَیں نبیؐ کے پاس آیا اور آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ کے سینے سے ہنڈیا کے اُبلنے کی طرح آواز آ رہی تھی۔ آپؐ اِتنی شدّت سے رو رہے تھے اور آہ وزاری کر رہے تھے کہ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہنڈیا میں پانی اُبل رہا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق آپؐ اِتنی زیادہ عبادت کرتے اور عبادت کے وقت میں کھڑے ہوتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورّم ہو جاتے۔

حضرت مصلح موعودؓ آنحضرتؐ کی محبّت اور عبادتوں کا ذکر کرتے ہوئے، ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، تو سخت ضُعف کی وجہ سے نماز پڑھانے پر قادر نہ تھے، اِس لیے آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؓ فرماتی ہیں یہ حکم فرمانے کے بعد جب آپؐ نے مرض میں خفّت محسوس کی تو آپؐ آدمیوں کے سہارے نماز پڑھنے کے لیے نکلے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اِس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ ہے کہ شدّتِ درد کی وجہ سے آپؐ کے قدم زمین سے چُھوتے جاتے تھے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوتا

ہے کہ آپؐ کو کیسی ہی خطرناک بیماری ہو، آپؐ خدا تعالیٰ کی یاد کو نہ بھلاتے، عام طور پر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ذرا تکلیف ہوئی اور سب عبادتیں بھول گئیں۔ بے شک ظاہراً یہ بات معمولی معلوم ہوتی ہے، لیکن ذرا رسولِ کریمؐ کی اِس حالت کو دیکھو، جس میں آپؐ مبتلا تھے، پھر اِس ذکرِ الٰہی کے شوق کو دیکھو کہ جس کے ماتحت آپؐ نماز کے لیے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کے تشریف لائے۔ تو معلوم ہو گا کہ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا، بلکہ آپؐ کے دل میں جو ذکرِ الٰہی کا شوق تھا، اِس کے اظہار کا ایک آئینہ ہے۔

ہر ایک صاحبِ بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ ذکرِ الٰہی آپؐ کی غذا تھی اور اس کے بغیر آپؐ اپنی زندگی میں کوئی لُطف نہ پاتے تھے۔ اسی طرف آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ جن چیزوں سے مجھے محبّت ہے، اُن میں سے ایک قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ ہے، یعنی نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں اور اکثر آجکل کے بچے اور نوجوان بھی سوال کرتے ہیں کہ نیکیاں کیا ہیں اور کس طرح پتا لگے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اِسی طرح راضی ہوتا ہے کہ نیکیاں کرو اَور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے کرو۔ انسان اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔ کسی باہر کے آدمی کو جج بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان خود سمجھ سکتا ہے کہ جو نیکیاں وہ کر رہا ہے، اگر وہ خدا تعالیٰ کے لیے کر رہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کو یقیناً پسند ہیں۔

آپؐ کی عبادت ایک تسلسل کا رنگ رکھتی تھی۔ پھر اور بھی زیادہ شوق کی جلوہ نمائی ہوتی۔ پھر آپؐ اپنے ربّ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے اور یہ راز و نیاز کا سلسلہ ایسا وسیع ہوتا کہ بارہا عبادت کرتے کرتے آپؐ کے پاؤں سُوج جاتے۔ صحابہؓ عرض کرتے، یا رسول اللہؐ! اِس قدر عبادت کی آپؐ کو کیا حاجت ہے؟ آپؐ کے تو گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ اِس کا جواب آپؐ یہی دیتے کہ پھر کیا مَیں شکر نہ کروں؟ حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ اللہ! کیا عشق ہے، کیا محبّت ہے، کیا پیار ہے، خدا تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ مگر وہ دکھ جو لوگوں کو بے چین کر دیتا ہے اور دیکھنے والے اُس سے متأثر ہو جاتے ہیں، آپؐ پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ کیا اخلاص سے بھرا اَور کیسی شکر گذاری ظاہر کرنے والا یہ جواب ہے اور کس طرح آپؐ کے قلبِ مطہّر کے جذبات کو کھول کر پیش کر دیتا ہے۔

پھر اِسی تسلسل میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آپؐ کس طرح اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے، یہ نہیں کہ صرف عبادت کر لی اور باقی کام ختم ہو گئے۔ دن بھر بھی آپؐ خدا تعالیٰ کے نام کی اشاعت اور اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کو رواج دینے کی کوشش میں لگے رہتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس ہمیں آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے نمازوں اور عبادت کے لیے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تبھی ہم حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔

حضورِ انور نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو ایک خط لکھتے ہوئے فرمایا کہ جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لیے دریافت کیا ہے، وہ یہی اَمر ہے کہ رسول اللہﷺ کی حقیقی اتباع کی طرف رغبت کریں، رسول اللہﷺ نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے، وہ دو ہیں: ایک نماز اور ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قُرَّةُ عَيْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ یعنی آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ سو! اِس زمانے میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اِس رنگ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں یہی جہاد ہے، جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔ حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اِس جہاد میں حصّہ لیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبّت اور دعاؤں کی طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی، اپنی عبادتوں کی طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی۔ اور اگر ہم آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے یہ کریں گے تو تبھی ہمارے کاموں میں برکت بھی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضورِ انور نے فرمایا کہ آج بنگلہ دیش کی جماعت کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، وہاں مخالفت بھی کافی ہوتی ہے، اُن کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اُن کا جلسہ بھی بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔